Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:1, 2022, pp.305-314

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پسند کی شادی کا تصور اور اس کے معاشرتی اثرات: ضلع فیصل آباد کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ 2014تا2018

Concept of Love Marriage in the teaching of Islam and it's social impects: it's analytical study in Distt. Faisalabad 2014-2018

Dr. Shazia Ramzan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Agriculture University, Faisalabad, Pakistan
Ainee Rubaab
Lecturer, Department of Islamic Studies, Arid Agriculture University, Rawalpindi, Pakistan

KEYWORDS

Love, Marriage, Islam, Social Impact, Faisalabad

Date of Publication: 20-11-2021

ABSTRACT

Love marriage in Islamic perspective and its social implications (critical analysis of Faisalabad District 2014-18). Love marriages are being taken place in a huge number in our society. This growing trend is provoking different social and ethical problems in our social fabrics. Usually, a girl and boy develop relationship with promise to get knot. They keep on hidden meeting until they get married through courts. The researcher collects the data of various police stations regarding occurrence of love marriages and its consequences. In the light of above said FIRs, the researches draw a picture of our social setup which does not support love marriages. Islam is the religion of nature and peace. It provides all rights of choices and willingness to both boy and girl in the matter of weddings and others matters. Marriage is the basic unit of constructing institution of family. Our family system is deep-rooted in which elders play a pivotal role to unite the family members. In the past, all the marriages were taken place with the consent of elders keeping the choice of bride and groom in view. But due to changing patterns of electronic and digital communications, unfortunately, role of elders has weakened. And the youngster develops the relations with the usage of such gadgets which cause such marriage ،The researcher quotes the references of various Fiqah school of thought regarding love marriages and the role of parents as well. This type of marriages is creating unrest in our rural as well as urban landscape. Resultantly, honour killings and such act of extreme nature are being witnessed in our culture. The researcher after discussing various aspects of such type of cases proposed some suggestions to avoid controversy. The research will also provide a roadmap to further enhance research work on the love marriages.

تمہید

شادی خاندانی نظام کی اساس ہے جس کے ذریعے فروغ اور بقائے نسل انسانی کا اہتمام و انصرام یقینی بنایا جاتا ہے۔ مرد اور عورت کو جوڑے کی صورت میں اس مقدس بندھن میں باندھ کر ازدواجی زندگی کی شاہراہ پر رواں دواں رہنے کا نام شادی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ازدواجی بندھن میں بندھنے سے پہلے فریقین کو اپنی مرضی کا جیون ساتھی چننے کا حق حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ خاندان کے بزرگ لڑکے اور لڑکی سے اس کی پسند کی بابت رضامندی حاصل کرتے ہیں۔ تاہم برصغیر پاک وہند میں ہندوانہ رسومات اور ذات پات کی تفریق نے اس مقدس رشتے میں منسلک ہونے والے ایسے جوڑوں کیلئے مسائل کھڑے کردیئے ہیں جو پسند کی شادی کرنا چاہتے ہیں کبھی ذات پات کبھی اونچ نیچ، کبھی علاقائی ولسانی تعصبات کو جواز بنا کر پسند کی شادی کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات والدین کی رضامندی کے بغیر پسند کی شادی کرنے والے جوڑے کو غیرت کے نام پر موت کے گھاٹ اتارنے سے بھی احتراز نہیں کیا جاتا۔ معاشرتی روایات رسم رواج اور خاندانی اقدار کے نام پر کھیلا جانے والا گھانونا کھیل پسند کی شادی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس سوچ نے معاشرے کو پسند کی شادی کرنے والوں کیلئے ایک مصیبت بنا کر رکھ دیا ہے حالانکہ شادی بقائے نسل انسانی کے ساتھ ساتھ خاندان کے فروغ کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے زیر نظر مضمون میں پسند کی شادی کا اسلامی تصور اور اس کے معاشرتی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ پسند کی شادی سے مراد محبت کی شادی ہے۔ جذبہ محبت ایک بیش قیمت متاع ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عطا کیا ہے جس کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کے ساتھ محبت ومروت سے پیش آتے ہیں لیکن مرد اور عورت کی ایک دوسرے سے انسیت اور کشش الفت ومحبت میں بدل جاتی ہے۔ جنس مخالف کی محبت کا حصول ہر تہذیب اور معاشرے میں کسی نہ کسی طرح موجود رہا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی ایک تہذیب کا طریقہ محبت دوسری کے لئے بے حیائی بن جائے۔ مگر ہر تہذیب میں مرد اور عورت کے اس تعلق کو قانونی اور اخلاقی حیثیت دینے کے لئے شادی کا ضابطہ مقرر کیا ہے۔

امام اللغۃ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی اپنی کتاب القاموس المحیط میں تحریر فرماتے ہیں؛**الحُبُّ: الوداد، كالحباب والحِبِّ، بكسرهما، والمحبّةِ والحُباب بالضم۔** حب کا مطلب ہے محبت۔ حباب، الحبّ، المحبّۃ، الحُباب کے بھی یہی معنی ہیں جس سے محبت کی جائے، اسے محبوب کہتے ہیں۔(1)

ابن منظور اپنی شہرہ آفاق کتاب القاموس میں لکھتے ہیں؛حُبّ کا متضاد بغض ہے۔حُبّ کے معنی پیار و محبت ہیں۔ حُبّ کو حِبّ بھی کہتے ہیں۔ محبت کرنے والے کو مُحِبّ کہا جاتا ہے جس سے محبت کی جائے اسے محبوب یا مُحَبّ کہتے ہیں۔(2)

امام راغب الاصفہانی اپنی کتاب المفردات فی غریب القرآن میں یوں رقم طراز ہیں؛**المحبّة: ارادة ماتراه اوتظنّه خيرا۔** کسی چیز کو اچھا اور مفید سمجھ کر اس کا ارادہ کرنا، اسے چاہنا محبت ہے۔(3)

دین اسلام چونکہ ایک فطری دین ہے اس لئے انسان کی فطری ضرورتوں اور تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کی محبت سے انکار نہیں کرتا لیکن اسلام نے مرد اور عورت کو اپنی پسند اور چاہت کے اختیار کے ساتھ ساتھ کچھ حدود بھی متعین کی ہیں۔ اپنی پسند کو تکمیل دینے کے لئے رشتہ ازدواج کا اہتمام کیا۔

ارشاد خداوندی ہے؛فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآئِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ (4) جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو، دودو، تین تین، چار چار تک۔ کسی کو دیکھے بغیر تو پسند نہیں کیا جاسکتا۔ انسیت اور الفت وپسندیدگی کسی کو دیکھنے کے بعد ہی پیدا ہوگی۔ اس سلسلہ میں اسلام نے نہ صرف دیکھنے کی اجازت دی ہے بلکہ اس کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی زور زبردستی کرنے سے منع فرمادیا اور زوجین کی رضامندی کو لازمی ٹھہرایا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں؛يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآئَ كَرْهًا۔ (5) اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ جائز نہیں، حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔ اگر کوئی دوشیزہ انتہائی خوبصورت ہو، حسن وجمال میں یکتا ہو، حسن کا پیکر ہو، اگر وہ مشرک ہے تو اسلام اس سے شادی کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام میں پسند ومحبت بھی دین کے تابع ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں؛وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ج وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ط وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ۔ (6) یعنی تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے مشرک مردوں سے کبھی نکاح نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔

ایک صحابی رسولؐ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ ان الفاظ میں اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ؛**عن المغيرة بن شعبة قال: اتيت النبی فذكرت له امراة اخطبها فقال: اذهب فانظر اليها فانه اجدر ان يؤدم بينكما "فاتيت امراة من الانصار فخطبتها الی ابويها واخبرتهما بقول النبی فكانهما كرها ذلک قال: فسمعت ذلک المراة وهی فی خدرها فقالت: ان كان رسول الله امرک ان تنظر فانظر والا فانی انشدک كانها اعظمت ذلک قال: فنظرت اليها فتزوجتها فذكر من مو افقتها۔**(7) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے ذکر کیا کہ میں ایک عورت کو پیغام دے رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا "جاؤ اسے دیکھ لو، اس سے تم دونوں میں محبت زیادہ ہونے کی امید ہے" چنانچہ میں ایک انصاری عورت کے پاس آیا اور اس کے ماں باپ کے ذریعہ سے اسے پیغام دیا اور نبی اکرمؐ کا فرمان سنایا لیکن ایسا معلوم ہوا کہ ان کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ اس عورت نے پردہ سے یہ بات سنی تو کہا: اگر رسول اللہؐ نے دیکھنے کا حکم دیا ہے تو تم دیکھ لو، ورنہ میں تم کو اللہ کا واسطہ دلاتی ہوں گویا کہ اس نے اس چیز کو بہت بڑا سمجھا، مغیرہؓ کہتے ہیں: میں نے اس عورت کو دیکھا اور اس سے شادی کر لی پھر انہوں نے اپنی باہمی موافقت اور ہم آہنگی کا حال بتایا۔

امام ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں؛

> **ويجوز للمراة اذا ارادت ان تتزوج برجل ان تنظراليه لانه يعجبها من الرجل مايعجب الرجل منها۔** (8)
>
> اور جائز ہے عورت کے لئے جب وہ کسی آدمی سے شادی کا ارادہ کرے کہ دیکھے اس کی طرف، اس لئے کہ پسند آئے گی اس کو مردمیں سے وہ چیز جو پسند آتی ہے مرد کو عورت سے۔

پسند کی شادی سے دلی اطمینان اور سکون اس وقت حاصل ہو گا جب ہم دین اور دینداری کے قریب ہوں گے۔ ایک عورت سے محبت صرف اس کی مالداری کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے اندر اور بھی بہت کچھ ہونا چاہئے تا کہ یہ پسند کی شادی انسان کے لئے قلب اطمینان اور سکون کا باعث بنے۔ زوجین کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں رب کی رضا میں راضی رہیں اور پسند کی شادی کرتے ہوئے ایک بات کا خیال رکھیں کہ کبھی بھی اپنے والدین یا جو بھی ان کا ولی ہے، اس کو ناراض نہ کریں کیونکہ اگر وہ ان کو ناراض کرتے ہیں تو وہ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے۔ پسند کی شادی میں کبھی تو لڑکا اور لڑکی اپنے والدین کو منا لیتے ہیں اور وہ مجبوراً ان کا نکاح کروا دیتے ہیں اور کبھی حالات اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ وہ دونوں گھر سے بھاگ جاتے ہیں اور عدالت میں جا کر نکاح کر لیتے ہیں۔ اسلام ایک فطری دین ہے اگر ایک لڑکے اور لڑکی نے جو فیصلہ کیا ہے اور وہ صحیح ہے، وہ دونوں باشعور ہیں تو ماں باپ کو ان کو نکاح کے بندھن میں باندھ دینا چاہئے۔ اپنی انا کو آڑے نہیں آنے دینا چاہئے کیونکہ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس سے ان دونوں کی زندگیاں خراب ہوتی ہیں۔ یاں تو وہ اپنے ماں باپ کی بات مانیں، اگر وہ نہیں مانتے تو ان چیزوں کو آگے نہیں بڑھانا چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں پسند کی شادی کا اب بہت زیادہ رواج ہے۔ بعض ماں باپ اس کو ارینج کروا دیتے ہیں اور ذہنی طور پر اس رشتے کو مان لیتے ہیں اور کچھ لوگ دنیا کے سامنے تو کروا دیتے ہیں لیکن کبھی بھی اس کو قبول نہیں کرتے۔ وہ اپنی بیٹی یا اپنے بیٹے کے لاتعلق ہو جاتے ہیں، ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ پسند کی شادی کے نتیجے میں قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے ضلع فیصل آباد کے مختلف تھانوں کا معائنہ کیا اور وہاں پر جا کر پسند کی شادی کے بعد جو قتل کے کیس کی ایف آئی آرز درج ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں؛ تاریخ 2018-9-10 کو عدنان رشید اور عائشہ نے پسند کی شادی 262 ر ب آبادی فاروق آباد میں کی۔ عائشہ کے بھائی سخاوت مسیح اور بابر مسیح نے دونوں پر فائرنگ کر دی جس کی وجہ سے عدنان موقع پر جاں بحق ہو گیا اور عائشہ کو ہسپتال داخل کروا دیا۔(9)

تاریخ 2018-12-15 کو وسیم اختر نے سکنہ چک نمبر 50 ج ب فیصل آباد کی رہائشی کائنات بی بی سے پسند کی شادی کی۔ نو مہینے بعد بھائی ناصر علی نے قتل کر دیا۔(10) تاریخ 2016-6-18 کو لیڈی ہیلتھ ورکر اقصیٰ نے شکیل کے ساتھ شادی کی۔ لڑکی کے گھر والوں نے لڑکی کو قتل کر کے لاش لاہور کی نہر میں بہا دی۔ لڑکی کی لاش دو دن بعد گوجرہ نہر سے برآمد ہوئی۔(11) تاریخ 31 مارچ 2018 کو ایک جوڑا جس کا تعلق خیبر پختونخواہ کے ضلع پاوا سے تھا۔ ناصر اور فزا نے گھر والوں کی رضامندی کے بغیر پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے گھر والوں نے دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔(12) تاریخ 2017-9-7 کو عامر خاں ولد عبد الغفار خاں قوم پٹھان ساکن چک 498 گ ب نے انعم بی بی دختر عبد الباری سے پسند کی شادی کی۔ 9 سال بعد گھر والوں سے صلح ہوئی اور جب انعم گھر گئی تو بھائی اختر علی، صفدر علی اور قاسم علی نے فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔(13) تاریخ:-7-21 216 کو عبد الوحید نے چک نمبر 242 ر ب دسوہہ ضلع فیصل آباد کی رہائشی عائشہ بی بی سے تین سال قبل پسند کی شادی کی تھی۔ بھائی عبد الرحمن نے فائرنگ کر کے بہن کو قتل اور بہنوئی کو شدید زخمی کر دیا۔(14)

تاریخ 2016-8-28 کو چک نمبر 37 گ ب کے رہائشی محمد نوید ولد یعقوب نے اپنے گاؤں کی لڑکی سے پسند کی شادی کی جس پر اشتیاق، عدنان اور خالد وغیرہ نے فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔(15) تاریخ 2016-1-3 کو چک 5 ج ب کماپور ضلع فیصل آباد میں ریاست علی نے ماریہ کے ساتھ پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے بھائیوں جاوید اور سجاد نے بیچ بازار فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔(16) تاریخ 2016-3-23 کو مکان نمبر 2036، گلی نمبر 9 محلہ رسول نگر فیصل آباد کے رہائشی محمد عمران نے چک نمبر دہم تھل تحصیل ظفروال ضلع نارووال کی رہائشی فوزیہ کے ساتھ پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے بھائی سمیع اللہ نے عمران کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔(17) چک نمبر 188 رب نلے والا چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد کاشف ولد محمد اکرم نے 2 ماہ قبل نازیہ بی بی سے پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے بھائیوں فیصل، مرتضیٰ، عبد الغفار اور طارق نے فائرنگ کرکے کاشف کو موت کے گھاٹ تار دیا۔ تاریخ 2018-7-9 کو سکنہ چک نمبر 601 گ ب جھوک سیفل تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی مقصود احمد نے چک نمبر 601 گ ب کی رہائشی سمیرا بی بی سے پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے بھائیوں صدی احمد اور عابد حسین سے فائرنگ کرکے مقصود احمد کو قتل کر دیا۔(18) تاریخ 2018-9-29 کو خرم شہزاد نے چک نمبر 434 گ ب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی رہائشی طاہرہ بی بی ولد لیاقت سے پسند کی شادی کی تھی جس پر لڑکی کے بھائی طاہر علی اپنے ساتھیوں آصف اور شوکت کے ساتھ مل کر لڑکے کے بھائی قادر شہزاد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (19) تاریخ 2017-10-6 کو چک 527 گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد احسن نے 2 سال قبل تحریک دختر لیاقت علی سے پسند کی شادی کی تھی جس کی رنجش پر لڑکی کے والد لیاقت علی نے داماد کو گھر میں بلا کر قتل کر دیا۔(20)

تاریخ 2017-10-7 کو مکان نمبر G-292 گلی نمبر 6 گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد کے رہائشی حافظ محمد عمران نے مکان نمبر E/307 آدم چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کی رہائشی تبسم دختر منیر احمد سے پسند کی شادی کی تھی جس کی رنجش پر لڑکی کے سابقہ آشنا زاہد محمود نے ساتھیوں کے ساتھ مل کر حافظ عمران کو قتل کرکے تھانہ سمندری کی حدود میں پھینک دیا اور فرار ہو گئے۔(21) تاریخ 2018-10-27 کو چک نمبر 104 ج ب ہر مویاں ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد امین نے چک نمبر 127 تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رہائشی لڑکی سے پسند کی شادی کی جس کی رنجش پر لڑکی کے والد ابراہیم ولد چراغ دین اور والدہ یاسمین دختر اسلم نے محمد امین کو زہریلی گولیاں دے کر جاں بحق کر دیا۔(22) تاریخ 2018-3-27 کو ڈاک خانہ خاص، چک نمبر 111 ج ب ڈھولن وال، تحصیل صدر ضلع فیصل آباد میں محمد کامران نے اقراء کے ساتھ پسند کی شادی کی جس پر لڑکی کے بھائی نے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کامران کو چھریوں کے وار کرکے قتل کر دیا۔(23) تاریخ 2018-9-7 کو ناظم آباد کے رہائشی ریاض مسیح نے سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد کی رہائشی ثنائ دختر عبد الخالق کے ساتھ پسند کی شادی کی۔ جس پر لڑکی کے والد عبد الخالق اور بھائی عاصم شہزاد نے ریاض مسیح کو گھر بلایا اور زہر ملا کھانا کھلا دیا۔ ریاض مسیح کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔(24)

تاریخ 2018-8-12 کو پیراں دتہ نامی شخص نے عرصہ ڈیڑھ سال قبل چک 607 گ ب ماجدین والا تحصیل تاندالیانوالہ ضلع فیصل آباد کی رہائشی نگینہ عباس سے پسند کی شادی کی جس کی رنجش پر لڑکی کے بھائی اظہر عباس نے پیراں دتہ، نگینہ اور ان کے بیٹے حسنین کو کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔(25) تاریخ 2018-12-10 کو مقام: چک نمبر 50 ج ب سٹھیالہ تحصیل صدر ضلع فیصل آباد کے رہائشی وسیم اختر نے چک نمبر 51 ج ب سجاداں کی رہائشی کائنات بی بی سے کورٹ میرج کی۔ 9 مہینے بعد کائنات کے بھائی ناصر علی نے فائرنگ کر کے قتل کردیا۔(26) تاریخ 2017-5-3 کو چارسدہ کے رہائشی زار بادشاہ نے لاہور کی کائنات سے پسند کی شادی کی اور وہی رہائش اختیار کرلی جس کی رنجش پر لڑکی کے چچا شہریار نے دونوں کو فائرنگ کرکے قتل کردیا اور بیٹے وقاص کو لے کر فرار ہو گیا جسے موٹروے پولیس نے گرفتار کرکے بچے کو بازیاب کروالیا۔(27) تاریخ 2018-7-26 کو رسالہ نمبر 15 چک نمبر 221 فیصل آباد کی رہائشی انصری بی سکینہ 232 رب کے رہائشی محمد اکبر ولد محمد اسلم کے ساتھ بھاگی۔ والد اس کو گھر لے آیا اور ٹوکے کے وار کرکے قتل کردیا۔ ہمارے معاشرے میں عموماً کسی بزرگ شخصیت کو گھر کا سربراہ بنایا جاتا ہے وہی گھر کے سارے معاملات طے کرتا ہے۔ شادی بیاہ میں بچوں اور بچیوں کے رشتے اسی کے ذریعے طے پاتے ہیں اور ولی کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔

احناف کا موقف

امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ظاہر الروایت کے مطابق عاقلہ وبالغہ عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر منعقد ہو جاتا ہے اور امام ابو یوسفؒ سے ایک اور روایت ہے کہ ولی کی رضامندی ضروری ہے جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک اس قسم کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہو گا۔ اگر ولی اجازت دے گا تو نکاح منعقد ہو جائے گا ورنہ نکاح منعقد نہیں ہو گا۔

علامہ مرغینانیؒ لکھتے ہیں؛

وینقعد نکاح الحرة العاقله البالغه برضاها وان لم یعقد علیها ولی بکرا کانت اوثیبا عند ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ، فی ظاهر الروایة وعن ابی یوسفؒ انه لاینعقد الا بولی وعند محمدؒ ینعقد موقوفا۔(28)

اور عاقلہ وبالغہ عورت کا نکاح اس کی رضامندی سے منعقد ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ولی نے اس پر عقد نہ کیا ہو باکرہ ہو یا ثیبہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ظاہر الروایت میں اور امام ابو یوسف سے (غیر ظاہر الروایت میں) مروی ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہ ہو گا اور امام محمدؒ کے نزدیک موقوف ہو کر منعقد ہو گا۔

مالکیہ کا موقف

علامہ ابن رشدؒ الجد لکھتے ہیں: **ان النکاح لایصح الابولی ولا ینکح المراۃ الا ولیھا۔** (29)ولی کے بغیر نکاح صحیح نہ ہو گا اور عورت نکاح نہ کرے مگر اپنے ولی کے ذریعے۔

شوافع کا موقف

امام ابو اسحاق شیر ازیؒ لکھتے ہیں: **لایصح النکاح الابولی فان عقدت المراۃ لایصح۔** (30)ولی کے بغیر نکاح صحیح نہ ہو گا پس اگر عورت نے عقد کر لیا تو صحیح نہ ہو گا۔

حنابلہ کا موقف

شیخ الاسلام ابن قدامہؒ لکھتے ہیں: **فان عقدته المراۃ لنفسھا اولغیرھا باذن ولیھا، اوبغیر اذنه لم یصح۔** (13)پس اگر عورت نے اپنا نکاح خود کر لیا یا کسی اور عورت کا ولی کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے نکاح کر دیا تو وہ نکاح صحیح نہ ہو گا۔

جو لوگ گھروں سے بھاگ کر اپنے ولی کی اجازت کے بغیر پسند کی شادی کرتے ہیں ان کا یہ فعل خلاف سنت اور قابل مذمت ہے۔ اس قسم کے نکاح کو شریعت اسلامیہ میں پسند نہیں کیا جاتا کیونکہ ایک ولی اپنی اولاد اور جو رشتے بھی اس سے منسوب ہیں ان کے بارے میں اچھا سوچتا ہے۔ اس طرح کے نکاح میں بڑوں کی دعائیں شامل نہیں ہوتیں اور بعض اوقات تو اس طرح کی شادی میں وہ لوگ ساری زندگی کے لئے ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ ان کی جو اولاد ہوتی ہے وہ ننھیال اور ددھیال دونوں سے محروم ہوتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہزاروں مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں پسند کی شادی کی اور بعد میں نوبت طلاق پر آجاتی ہے۔

سفارشات

* معاشرتی طور پر نوجوان نسل کی مسلسل کردار سازی پر توجہ دی جائے۔
* والدین اور والد میں فاصلے حائل نہ ہونے دیئے جائیں۔
* اولاد کے معلومات کی کڑی نگرانی کی جائے تاکہ وہ کسی معاشرتی بگاڑ کا حصہ نہ بن سکیں۔
* شادی کے معاملات میں اولاد کی رائے کو اہمیت دی جائے۔
* نوجوان اولاد کی کونسلنگ کی جائے تاکہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جو خاندان کی بدنامی کا باعث بنے۔
* اولاد کو مرد وخواتین دوستوں کے ساتھ مخلوط مجالس کی کھلی چھٹی نہیں دینی چاہیئے۔
* اولاد کو دنیاوی کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف راغب کی جائے۔
* اگر حالات شدت کی طرف گامزن ہوں تو فریقین کو جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا چاہیئے۔
* تعلیمی اداروں میں بے راہ روی کی روک تھام کے لئے کوئی مربوط نظام ہونا چاہیئے۔
* اولاد اگر والدین کا مقام پہچانے اور والدین ان کی پسند کا خیال رکھیں تو معاملات خوش اسلوبی سے طے ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اس کی پسند ناپسند کا فطری حق عطا کیا ہے وہ اپنے معمولات زندگی میں مکمل طور پر خود مختار ہے اس پر کسی کی مرضی مسلط نہیں کی جاسکتی تاہم جیون ساتھی کے انتخاب کے حوالے سے مرد وعورت پر دباؤ ڈالا جاتا ہے بعض اوقات جبری شادیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں جس سے متاثرہ فریقین کی زندگیاں اجیرن ہو جاتی ہیں محولہ بالا سطور میں جس طرح فیصل آباد کے منظرنامے کی تصویر کشی کی گئی ہے وہ چشم کشا حقائق پر مبنی ہے اس ضمن میں مذہبی اور سماجی حلقوں کو خاندان کی سطح پر شعور کی آگاہی کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی نصاب میں بھی اس اہم ترین مسئلے پر نوجوان نسل کی راہنمائی کا بندوبست کیا جانا چاہیئے تاکہ وہ معاشرتی اقدار وروایات کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی پسند کی شادی کیلئے والدین کی رضا سے اپنے ازدواجی سفر کا آغاز کر سکیں۔ اس سلسلہ میں تمام فریقین کو کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے اپنے کردار اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کیلئے ذہنی طور پر تیار کرنا ہوگا کیونکہ معاشرتی مسائل کا حل ہمیشہ افہام وتفہیم اور لچکدار رویے سے ہی تلاش کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

1. الفیروز آبادی، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب، امام، **القاموس المحیط**، الرسالۃ، بیروت، ج۱، ص70۔

Al Fairuz Abadī, Majduddīnabutāhir Muhammad bin yaqub, imām, *alqāmūsalmuhīt,* alrisala, Beirut, vol 1, p70

2. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، جمال الدین الانصاری، الافریقی، **لسان العرب**، دار صادر بیروت، ج۱، ص ۹۸۲

Ibn e manzur, Muhammad bin Mukarram bin Alī, Abū al fazal, Jamal Uddin al Ansari, al afrīqī, *Lisan al-arab*, DārSadir, Beirut, vol 1, p 982

3. راغب الاصفہانی، الحسین بن محمد، ابو القاسم، امام، **المفردات فی غریب القرآن**، دار القلم، الدار الشامیہ، دمشق بیروت، ج۱، ص۴۱۲۔

Raghib Al Asphahani, Al-hussain bin Muhammad, Imam, *Al mufradatfīGharīb al quran,* Dār al-Qalam, Al dār al shāmia, Dimashq, Beirut,, vol 1 , p 412

4. النساء:۴/۳۔

Al nasāi, 4/3

5. النساء:۴/۹۱

Al nasāi, 4/91

6. البقرہ:۲/۱۲۲

Al Baqara: 2/122

7. ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، امام، **السنن**، کتاب النکاح، باب النظر الی المرأۃ اذا اراد ان یتزوجھا، ح۴۶۸۱، ص ۷۶۲۔

Ibn e māja, Abū Abdullah Muhammad bin Yazīdabn e māja al quzwainī, Imam, *Al sunan*, Kitab al nikah, baab al nazrilal mara azaaraada an yatazawwajha, hadith 4681, p 762

8. شیرازی، ابراہیم بن علی، ابو اسحاق، **المھذب فی فقہ**، امام الشافعی، بیروت، س ن، ج ۲، ص ۴۳۔

Shirāzi, Ibrāhim bin Alī, Abūishāq, **Al-Muhazabfīfiqhimām** al-shāfi, Beruit, seen noon, vol2, p 43

9. مقدمہ نمبر 8/616، تھانہ ڈجکوٹ۔

Muqaddma Number 8/616, Thana dajkot

10. تھانہ نشاط آباد، ایکسپریس ٹربیون۔

Thana Nishat abad, Express Tribune

11. رپورٹ The Nation، تاریخ 18-6-2016۔

Report, The Nation, Date: 18-6-2016

12. ایکسپریس ٹربیون 26 اپریل 2019۔

Express Tribune 26 April, 2019

13. مقدمہ نمبر 844/17، تھانہ ڈجکوٹ۔

Muqadma Number, 17/844, Thāna dajkot

14. مقدمہ نمبر 479/16 تھانہ ڈجکوٹ۔

Muqadma Number 16/479, Thāna dajkot

15. مقدمہ نمبر 299/16 تھانہ ستیانہ۔

Muqadma Number 16/299, Thāna Satyāna

16. مقدمہ نمبر 11/16 تھانہ نشاط آباد۔

Muqadma Number 16/11, Thāna Nishātabad

17. مقدمہ نمبر 224/16 تھانہ سرگودھا روڈ۔

Muqadma Number 16/224, Thāna Sargodha Road

18. مقدمہ نمبر 142/18 تھانہ باہلک۔

Muqadma Number 18/142, Thāna Bāhlak

19. مقدمہ نمبر 308/18 تھانہ ستیانہ۔

Muqadma Number 18/308, Thāna Satyana

20. مقدمہ نمبر 208-17 تھانہ ترکھانی۔

Muqadma Number 17-208, Thāna Tarkhāni

21. مقدمہ نمبر17/243 تھانہ صدر سمندری۔

Muqadma Number 17/243, Thāna SadarSamundri

22. مقدمہ نمبر18/741 تھانہ چک جھمرہ۔

Muqadma Number 18/741, Thāna ChakJhumra

23. مقدمہ نمبر18/193 تھانہ چک جھمرہ۔

Muqadma Number 18/193, Thāna ChakJhumra

24. مقدمہ نمبر17/844 تھانہ بٹالہ کالونی۔

Muqadma Number 17/844, Thāna Batala Colony

25. مقدمہ نمبر18/657 تھانہ ٹھیکری والا۔

Muqadma Number 18/657, Thāna Thīkrīwala

26. تھانہ نشاط آباد تاریخ10-12-2018۔

Thāna Nishātabad, date: 10-12-2018

27. رپورٹ روزنامہ دنیا، تاریخ3-5-2017۔

Report RoznamaDunyā, date 3-5-2017

28. المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبدا لجلیل، ابوالحسن، **الہدایہ فی شرح بدایہ المبتدی**، بیروت، دار احیائ التراث العربی، س ن، ج ۱، ص ۱۹۱۔

Al Marghinani, Alī bin Abi bakr bin Abdul jālīl, Abu alhasan, *Al-hidāyafīsharhbidāyaalmubtadi*, Beruit, DārIhya al-turas Al arabi, seen noon, vol 1 , p 191.

29. ابن رشد الجد، محمد بن احمد، ابو الولید، **المقدمات المہدات**، دار الغرب الاسلامی، 1408ھ، ج ۱، ص ۲۷۴۔

Ibn e rushd al-jad, Muhammad bin Ahmad, Abūalwalīd, *Almuqadmātalmahdāt*, Dār al-gharb Al-islamī, 1408AH, vol 1 , p 274

30. الشیرازی، المہذب، ج ۲، ص ۶۲۴۔

Al-shirāzi, Almuhazzab, vol 2, p 624

31. ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، ابو محمد، **الکافی فی فقہ** الامام احمد، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1414ھ، ج ۳، ص ۹۔

Ibnequdāma, Abdullah bin Ahmad, Abū Muhammad, *Alkāfīfīfiqh* al-imam Ahmad, Beruit, Dāralkutub Al ilmiyah, 1414AH, vol 3, p 9